E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - M.A. Urdu

Paper : 05 – Adabi Tanqeed

Module Name/Title : Mashriqi Tanqeed

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE, MANUU / Dr. Abul Qasim
PRESENTATION	Dr. Abul Qasim
PRODUCER	Md. Imtiyaz Alam

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 7 مشرقی تنقید

اکائی کے اجزا

7.0 مقصد

7.1 تمہید

7.2 مشرقی تنقید کی تعریف اوراس کی نمائندہ خصوصیتیں

7.2.1 خود جانچنے کا سوال

7.3 کیا تنقید کو مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے

7.4 عمومی جائزہ

7.5 خلاصہ

7.6 خود جانچنے کا سوال اور جواب

7.7 اس اکائی کے اہم سوالات

7.8 فرہنگ

7.9 سفارش کردہ کتابیں

7.0 مقصد

اس اکائی کے پڑھنے کے بعد طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ :

- ☆ مشرقی تنقید کی تعریف کریں
- ☆ اس کی نمائندہ خصوصیتیں بیان کریں
- ☆ اور بتائیں کہ کیا تنقید کو مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ مجموعی طور پر اس اکائی کا عمومی جائزہ لیں۔

7.1 تمہید

پچھلی اکائی (٦) میں ادبی تنقید کی تعریف کی گئی۔ ادبی تنقید کے تمام بنیادی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ ساتھ ہی تنقید، تخلیق اور تحقیق کے درمیان ربط اور تنقید کی اہمیت اور تنقیدی طریق کار کو اجاگر کیا گیا اور مجموعی طور پر اس اکائی کا عمومی جائزہ لیا گیا۔

اس اکائی میں مشرقی تنقید کی تعریف کی جائے گی اور اس کی نمائندہ خصوصیتوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ کیا تنقید کو مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے؟ اس پر تفصیل سے بحث کی جائے گی اور مجموعی طور پر عمومی جائزہ لیا جائے گا۔

7.2 مشرقی تنقید کی تعریف اور اس کی نمائندہ خصوصیتیں

اردو زبان دیگر ہند آریائی زبانوں کی طرح دنیا کی نسبتاً جدید زبانوں میں شمار ہوتی ہے اس طرح جب اس میں ادب کا آغاز وارتقا ہوا تو اس کے سامنے پیش رو زبانوں کے ادبیات اور ان کے تنقیدی رویے موجود تھے۔ پہلے جو ادبیات اردو ادب کے مورث کے طور پر ہمارے سامنے آئے وہ مشرقی تھے۔ اردو نے فارسی اور عربی کے اثرات قبول کیے۔ ان ادبی اصولوں کو جو اردو میں مشرقی اثرات کے تحت در آئے ہم مشرقی تنقید کہتے ہیں۔ ایک مدت تک اردو ادب میں نقد و نظر کے میلانات پر اسی طرز فکر کا غلبہ رہا۔ پھر ملک کے سیاسی حالات کی تبدیلی کے نتیجے میں فکر و فن کی دنیا بھی منقلب ہوئی۔ ادب و شعر کے فنی تصورات میں انقلاب آیا اور ادب کو پرکھنے کے نئے پیمانے بھی اس انقلاب کے ساتھ آئے۔ یہ طرز فکر چوں کہ مغرب سے آیا تھا اس لئے اسے مغربی تنقید کا نام دیا گیا۔ اس طرز تنقید میں بھی قدیم طرز تنقید کی بعض جھلکیاں دیکھی جاسکتی ہیں لیکن مجموعی طور پر یہ تنقید اس تنقید سے مختلف رہی جو پہلے سے اردو میں موجود تھی۔ رفتہ رفتہ مشرق اور مغرب کی حد فاصل مٹنے لگی اور سائنسی و تکنیکی انقلابات سے پھیلی ہوئی دنیا اب سمٹتی ہوئی دکھائی دینے لگی ہے۔ ایک زبان کے ادب کا ایک مخصوص رجحان دیکھتے ہی دیکھتے دوسری زبان میں جذب ہو جاتا ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ تنقید کیا ہے جو مشرقی کہلاتی ہے اور جس نے اردو تنقید کی ابتدا میں اس کو بہت کچھ دیا ہے۔ اردو میں دستیاب مشرقی تنقید عربی اور فارسی کے مفکرین اور اہل قلم کی رہین منت ہے۔ یہ بیشتر شاعری کی ماہیت، اچھی اور خوبصورت شاعری کی تعریف، شاعری کے محاسن، فن شعر کے وجود میں آنے کے مراحل اور شاعری کے معیار سے متعلق باتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی نظر شاعری کے فن اور لباس پر ہے۔ عہد حاضر کی مغربی تنقید کا ایک دبستان جو ہیئتی تنقید کے نام سے موسوم ہے۔ بڑی حد تک مشرقی تنقید کے مماثل ہے اور اس طرح ہمیں مغربی طرز تنقید میں بھی کہیں کہیں مشرقی تنقید کی جھلکیاں دیکھنے کو مل جاتی ہیں۔ مشرقی تنقید میں ہیئت کی اہمیت مغربی تنقید کے ایک جدید رجحان کے قریب ہے۔ واضح رہے کہ یہ مغربی تنقید کا صرف ایک رجحان ہے اور مغربی تنقید میں متعدد رجحانات ملتے ہیں۔ مغرب کی ہیئتی تنقید فن پارے کو ایک وحدت کلی کے طور پر دیکھتی ہے ، مشرقی تنقید میں ہیئت اور فن کے اجزا کو نکھارنے اور سنوارنے کا رجحان بدرجہ اتم موجود ہے اور اس میں فن پارے کی مجموعی ہیئت پر غور و خوض نہیں ملتا۔

بہرحال مشرقی تنقید میں شاعری کی تاثیر اور ہیئت کی دل پذیری کو اہمیت حاصل ہے۔ مشرقی تنقید شعر کو ہیئت کے اعتبار سے تراشیدہ اور بول چال کی زبان سے قریب تر دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے سہل ممتنع کی اصطلاح وضع کی گئی اور اس کی تعریف یہ کی گئی کہ دیکھنے میں کلام بظاہر آسان اور سادہ لگے، مگر اس سادگی میں شاعر کو تراش و خراش کی منزلوں سے گذرنا پڑا ہو، سننے والا سوچے کہ ایسا میں بھی کہہ سکتا ہوں، مگر جب وہ خود کوشش کرے تو عجز بیاں کا احساس ہو۔ اس کے معنی صاف ظاہر ہیں کہ مشرقی تنقید میں آرائش کو سادگی کے قریب پہنچا دینا۔ بلاغت اور فصاحت میں تال میل پیدا کرنا، سلاست کو کسی حال میں ہاتھ سے جانے نہ دینا اور بیان کو گفتگو سے ممکنہ حد تک قریب رکھنا معیاری شعر گوئی کے لیے ضروری ہے اور جو کلام اس معیار پر پورا نہیں اترتا، وہ تصنع اور بناوٹ کا شکار ہو جاتا ہے یا اس سے ناپختگی اور ناتمامی کا اظہار ہوتا ہے۔

اسی طرح مشرقی تنقید میں شاعر کی تاثیر کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور شاعری کو ساحری قرار دیا گیا ہے۔ مشرقی نقاد کے نزدیک شعر وہ ہے جو قاری یا سامع کو اپنا ہمنوا اور گرویدہ بنالے اور اس کے طرز عمل یا عقیدے کو بدل ڈالے چنانچہ مشرقی تنقید میں اس طرح کے واقعات شعرا کے تذکروں اور تنقیدی نگارشات میں بھرے پڑے ہیں جن سے شاعری کا جادو جگانا ظاہر ہوتا ہے۔ دراصل شاعری جب دل سے ہوتی ہے تو براہ راست دل پر اثر کرتی ہے۔ یہی مفہوم فارسی کے اس قول میں پوشیدہ ہے۔

از دل خیزد بر دل ریزد

اور یہی بات اقبال نے اپنی نظم "شکوہ" میں کہی ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　　پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

فاصلے سمٹ رہے ہیں۔ جو بات ایک علاقے کو پسند ہے، وہی دوسرے علاقے میں مقبول ہو رہی ہے۔ ایک علاقے کا ادب دوسرے علاقے اور ملک میں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ ترجمے کے فن نے زبان سے ناواقفیت کی مشکل آسان کر دی ہے۔ فارسی اور اردو کے بعض شاعروں اور ادیبوں کی کتابوں کے ترجمے یورپ، امریکہ اور ایشیا کی دوسری زبانوں میں چھپے اور بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ اسی طرح مغرب کے ادبی شاہکاروں اور خود دیگر مشرقی ادبیات کے جواہر پاروں کو اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ ان ادب پاروں کو پرکھنے کے جو اصول وضع ہوئے ہیں، وہ بھی اب علاقوں اور خطوں میں بند نہیں ہیں۔ تنقیدی اصولوں کو ہمہ گیری حاصل ہو رہی ہے۔ پہلے ہمیں اس پر غور کر لینا ہوگا کہ ادب اور اس کی تنقید کا فروغ کس طرح ہوتا ہے۔ جب کہیں تنقید کی علاقائی انفرادیت اور عالمی اقدار سے اس کی ہم آہنگی کی بات واضح ہو سکے گی۔ کوئی زبان جب عالم طفولیت سے آگے بڑھ کر نشوونما کے مراحل طے کرنے لگتی ہے اور عنفوان شباب میں قدم رکھتی ہے تو اس کے ادب کا آغاز ہوتا ہے اور ادبی ارتقا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح بول چال کی زبان کے ادبی زبان بننے میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ادب کے ارتقا کی ایک خاص حد تک پہنچنے کے بعد اس زبان میں نقد و نظر کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی زبان میں شعر و ادب کا لکھنا جس زمانے سے شروع ہوتا نظر آئے، اسی زمانے سے اس میں تنقید کا بھی آغاز دکھائی دے۔ یہ البتہ ممکن ہے کہ دنیا کی قدیم زبانوں سے استفادہ کرتے ہوئے جدید زبانیں اپنے ادبی ارتقا میں تنقید کو نسبتاً ذرا جلد ترقی یافتہ صورت میں مستعار لے لیں، لیکن یہ مانگے کا اجالا اپنے نو تعمیر کاشانے کو اس وقت پورے طور پر منور نہیں کر سکتا جب تک خود اپنے گھر کی ساخت تکمیل کی صورت اختیار نہ کر لے۔

غرض یہ کہ ادب کی مجموعی عمر سے تنقید کی عمر ہر زبان میں کم ہی ہوا کرتی ہے اور تنقید کو اکثر اس مخصوص زبان کے ادب اور دیگر پیش رو زبانوں کے ادبیات سے معیار سازی کے نمونے فراہم ہوتے ہیں۔ تنقید ہمیشہ پہلے سے موجود ادب پاروں کی بنیاد پر اپنی عمارت کھڑی کرتی ہے۔ پہلے اس چیز کا وجود لازمی ہے جس پر نقد و نظر کی روشنی ڈالی جائے اور اس چیز کا وجود خود بہت سے اسباب و عوامل کا رہین ہوتا ہے۔ ادبی پیش رفت بہت سے خارجی اور داخلی عناصر کی ترکیب باہمی سے ہوتی ہے۔

کسی زبان کا ادب جہاں ادیبوں کے ذہن و تخیل کی پیداوار ہوتا ہے، بعض ادیبوں کو متاثر کرنے والے خارجی خدمات سے بھی اثر پذیر ہوتا ہے۔ ان میں معاشرتی، تہذیبی اور سیاسی عناصر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ایک ادیب ان حالات میں بعض سے زیادہ متاثر ہو، بعض سے کم اور بعض سے بالکل متاثر نہ ہو، لیکن اگر وہ ان سے بالکل غیر متاثر رہنے کا التزام کرے تو صاف ظاہر ہوگا کہ یہ بھی اس نے کسی ذاتی فیصلے کے تحت یا خارجی دباؤ کے زیر اثر کیا ہے اور اس کا ذاتی فیصلہ بھی پہلے سے موجود کسی رجحان یا تحریک کو صحیح مان لینے کا ہی نتیجہ ہوگا۔ جہاں تک ادیب کے ذہن کی اندرونی اور داخلی دنیا کا تعلق ہے، اس کا ربط بھی خارجی دنیا سے قائم رہتا ہے۔ اس کا دکھ، درد، اس کی مسرتیں، اس کی راحتیں، اس کا کرب، اس کا انبساط، اس کی آرزوئیں، اس کی تمنائیں، اس کی ناآسودگی، اس کی حسرت، غرض جو کیفیت اس کے دل و دماغ پر گزرتی ہے، وہ ہر حال میں باہر کے تجربات و حوادث سے مربوط ہوتی ہے۔ اچھا اور پائیدار ادب وہی ہے جس میں تخلیق کا محرک یا محرکات پس پردہ ہوں۔ بہر طور ادیب اپنے ماحول سے اثرات قبول کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پیش رو ادیبوں اور پیش رو زبان و ادب کے اہل قلم سے شعوری یا غیر شعوری طور پر وہ ضرور خوشہ چینی کرتا ہے۔

7.4 عمومی جائزہ

مشرقی تنقید سے مراد ان ادبیات میں مروجہ تنقید ہے جو مشرق سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص طور پر جب ہم اردو ادب کے پس منظر میں گفتگو کرتے ہیں تو اردو کے ساتھ ساتھ فارسی اور عربی کے ان تنقیدی اصولوں کو بھی ذہن میں رکھتے ہیں جن کو اردو نے اپنا لیا ہے اور جن کا تسلط ایک زمانے تک اردو نقطہ نظر کے پیمانوں پر رہا ہے۔ یہ طرز تنقید بعد کو اردو میں در آنے والے تنقیدی روش سے مختلف تھا۔

مشرقی تنقید میں شاعری کی تاثیر اور ہیئت کی دل پذیری کو اہمیت حاصل ہے۔ مشرقی تنقید کو ہیئت کے اعتبار سے تراشیدہ اور بول چال کی زبان سے قریب تر دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے سہل ممتنع کی اصطلاح وضع کی گئی اور اس کی تعریف یہ کی گئی کہ دیکھنے میں کلام بظاہر

انسانی خیالات و معتقدات میں شاعری کی بدولت انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے اور اگر کچھ اور نہیں تو کم از کم جذبات واحساسات میں ہلچل اور اتھل پتھل پیدا کر دینا تو شاعر اور شاعر کے لئے آسان ہے۔ اگر چہ یہ نقطہ نظر اختلاف ونزاع کا باعث بھی ہوا ہے کہ آیا جذبات کو انگیختہ کرنے والی شاعری اعلیٰ درجے کی ہو سکتی ہے یا نہیں، کیوں کہ جذبات کو متلاطم کر دینا، آسان سہی، مگر ایسی شاعری ہنگامی نوعیت کی حامل ہو گی۔ شعر اگر جذبے کی زبان ہے تو یہ زبان شیریں ہو گی، تند و تیز نہیں ہو سکتی۔ شاعری میں جذبات کی حیثیت پر سکون سمندر کی زیریں لہر کی ہونی چاہیے، سطح پر شور مچانے والے تھپیڑوں کی نہیں۔ مشرقی تنقید میں لفظوں کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ ہر لفظ ٹھوک بجا کر استعمال کرنے کا مشورہ دینے والے نقاد یہ سمجھتے ہیں کہ شعر گوئی کی ابتدا کرنے سے پہلے اعلیٰ درجے کے پیش رو شاعروں کے کلام کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ جب تک صف اول کے شاعروں کے دواوین پر نظر نہ ہو، شاعری قابو میں نہیں آتی چنانچہ الفاظ کے ساتھ ان کے تلازمے اور سیاق وسباق کا تعین بھی مشرقی تنقید کا ہی عطیہ ہے۔ ہر لفظ کا محل استعمال طے شدہ ہے۔ اس کی جگہ دوسرا لفظ مناسب نہ ہو گا، مشرقی تنقید اس پر سختی سے پابند ہے۔ لہٰذا اشعار کے لیے الفاظ کے استعمال میں سند کی جستجو کی جاتی ہے۔ کوئی بھی لفظ روزمرہ اور محاورے کے خلاف نہ ہو اور اس طرح استعمال نہ ہو جو قدما کی روش کے خلاف قرار پائے۔

مشرقی تنقید میں عربی اور فارسی کے علاحدہ علاحدہ اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں۔ عربی کے اثر سے حقیقت پسندی ایک طرف دکھائی دیتی ہے تو فارسی کے زیر اثرات کو خوبصورت انداز سے رمز وایما کے ساتھ کہنے کی کوشش ملتی ہے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ شاعری وہ ہے کہ سننے والے یہ کہیں "سچ کہا"۔ دوسری جانب براہ راست بیان کو شاعری ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔ اردو میں سادگی کے مداح میر حسنؔ کی مثنوی "سحر البیان" کو دوسری مثنویوں پر ترجیح دیتے ہیں اور صنعت پردازی کے دل دادہ نسیمؔ کی مثنوی گلزار نسیم پر سر دھنتے ہیں۔

مشرقی تنقید میں اظہار کے مختلف وسائل کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ علم بیان کے نکتوں، صنائع وبدائع کی تفصیلات، علم وعروض کی جزئیات، تشبیہات واستعارات، رمز وکنایہ اور مجاز مرسل وغیرہ پر لمبی لمبی بحثیں اور مبسوط کتابیں ملتی ہیں۔ مشرقی تنقید فنی لغزش کو معاف نہیں کرتی اور ہیئت کی پابندی پر زور دیتی ہے۔ اس لئے اصناف سخن کا تعین پیشتر ہیئت کی بنیاد پر ہوا ہے اور یہ قدیم مشرقی تنقید کا ہی مطمح نظر ہے۔

مشرقی تنقید میں شاعری کے سوا اصناف نثر کی بحث نہیں ملتی۔ مشرقی تنقید موضوعات سخن اور مواد سخن پر بھی زیادہ روشنی نہیں ڈالتی۔ اس کے نزدیک مواد سے زیادہ فن اور اسلوب کی اہمیت ہے۔ مواد کے متعلق زیادہ سے زیادہ "پامال" اور "تازہ" جیسی اصطلاحیں ملتی ہیں۔ بہر حال مشرقی تنقید میں فرسودہ مضامین کو مستحسن نہیں سمجھا جاتا اور جدت اور تازہ خیالی کی ستائش ملتی ہے۔ مگر روش عام سے زیادہ انحراف کو "غرابت" اور "دوراز کار" جیسی اصطلاحوں کے ذریعے ناپسندیدگی کے زمرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

فن سے غفلت جو ادیبوں اور شاعروں کی ذہنی نارسائی اور کوتاہی کا نتیجہ ہے، اسی مشرقی تنقید سے استفادے کی بدولت دور کی جاسکتی ہے۔ آج بھی مشرقی تنقید اپنے بعض اصولوں کی وجہ سے قابل الذکر ہے اگر چہ اس کا سارا سرمایہ قابل تقلید نہیں ہے۔

7.2.1 خود جانچنے کا سوال

ذیل کے سوال کا جواب ۳۰ سطروں میں لکھیے۔

(۱) مشرقی تنقید کی تعریف کرتے ہوئے اس کی نمائندہ خصوصیتوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجئے؟

(طلبہ کی سہولت کے لیے اس کا جواب صفحہ 71 پر دیا گیا ہے)

7.3 کیا تنقید کو مشرق ومغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے

ادب اور اس کی تنقید کو خطوں اور خانوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ اس دور میں مشرق اور مغرب کی حدیں مٹ رہی ہیں اور

آسان اور سادہ لگے، مگر اس سادگی میں شاعر کو تراش و خراش کی منزلوں سے گزرنا پڑا ہو، سننے والا سوچے کہ ایسا میں بھی کہہ سکتا ہوں، مگر جب وہ خود کوشش کرے تو عجز بیاں کا احساس ہو۔

مشرقی تنقید میں شاعر کی تاثیر کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور شاعری کو ساحری قرار دیا گیا ہے۔ دراصل شاعری جب دل سے ہوتی ہے تو براہ راست دل پر اثر کرتی ہے۔ اقبال نے اپنی نظم "شکوہ" میں کیا خوب کہا ہے؟

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　　پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

مشرقی تنقید میں لفظوں کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ ہر لفظ کا محل استعمال طے شدہ ہے۔ اس کی جگہ دوسرا لفظ مناسب نہ ہوگا، مشرقی تنقید اس پر سختی سے پابند ہے۔ لہٰذا اشعار کے لیے الفاظ کے استعمال میں سند کی جستجو کی جاتی ہے۔

مشرقی تنقید میں عربی اور فارسی کے علاحدہ، دیگر اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں۔ عربی کے اثر سے حقیقت پسندی ایک طرف دکھائی دیتی ہے تو فارسی۔ کے زیر اثرات کو خوبصورت انداز سے رمز و ایما کے ساتھ کہنے کی کوشش ملتی ہے۔ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ شاعری وہ ہے کہ سننے والے یہ کہیں "سچ کہا"۔ دوسری جانب براہ راست بیان کو شاعری ماننے سے انکار کیا جاتا ہے۔ اردو میں سادگی کے مداح میر حسنؔ کی مثنوی "سحر البیان" کو دوسری مثنویوں پر ترجیح دیتے ہیں اور صنعت پردازی کے دل دادہ نسیمؔ کی مثنوی "گلزار نسیم" پر سر دھنتے ہیں۔

مشرقی تنقید میں شاعری کے سوا اصناف نثر کی بحث نہیں ملتی۔ مشرقی تنقید موضوعات سخن اور مواد سخن پر بھی زیادہ روشنی نہیں ڈالتی۔ اس کے نزدیک مواد سے زیادہ فن اور اسلوب کی اہمیت ہے۔ مواد کے متعلق زیادہ سے زیادہ "پامال" اور "تازہ" جیسی اصطلاحیں ملتی ہیں۔ بہر حال مشرقی تنقید میں فرسودہ مضامین کو مستحسن نہیں سمجھا جاتا اور جدت اور تازہ خیالی کی ستائش ملتی ہے۔ مگر روش عام سے زیادہ انحراف کو "غرابت" اور "دور از کار" جیسی اصطلاحوں کے ذریعے ناپسندیدگی کے زمرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

ادب اور اس کی تنقید کو خطوں اور خانوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ اس دور میں مشرق اور مغرب کی حدیں مٹ رہی ہیں اور فاصلے سمٹ رہے ہیں۔ جو بات ایک علاقے کو پسند ہے، وہی دوسرے علاقے میں مقبول ہو رہی ہے۔ ایک علاقے کا ادب دوسرے علاقے اور ملک میں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ ترجمے کے فن نے زبان سے ناواقفیت کی مشکل آسان کردی ہے۔ فارسی اور اردو کے بعض شاعروں اور ادیبوں کی کتابوں کے ترجمے یورپ، امریکہ اور ایشیا کی دوسری زبانوں میں چھپے اور بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ اسی طرح مغرب کے ادبی شاہکاروں اور خود دیگر مشرقی ادبیات کے جواہر پاروں کو اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ ان ادب پاروں کو پرکھنے کے جو اصول وضع ہوئے ہیں، وہ بھی اب علاقوں اور خطوں میں بند نہیں ہیں۔ تنقیدی اصولوں کو ہمہ گیری حاصل ہو رہی ہے۔

ہر زبان کے ادب میں ارتقا کی ایک خاص منزل پر پہنچنے کے بعد تنقید کا آغاز ہوتا ہے اور یہ تنقید ایک خاص ادبی ماحول میں پروان چڑھتی ہے۔ اس طرح تنقید کو اس مخصوص زبان و ادب کے پس منظر میں ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ یوں تو آفاقی ادب مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند نہیں کیا جاسکتا اور آج کی دنیا عالمی ادب سے باخبر ہوتی جاتی ہے اور اسی لئے تنقید کے اصول بھی مشرق و مغرب میں یکساں رائج ہوتے جاتے ہیں، لیکن ادبیات عالم کا ارتقاء بھی جن خطوط پر ہوا ہے، ان میں ہر ادب کی انفرادیت اپنی جگہ قائم ہے۔

7.5 خلاصہ

اس اکائی میں مشرقی تنقید کی تعریف کرتے ہوئے اس کی نمائندہ خصوصیتیں بیان کی گئی ہیں۔ کیا تنقید کو مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے اس پر بھی تفصیلی بحث کی گئی اور مجموعی طور پر اس اکائی کا عمومی جائزہ لیا گیا۔ طلبہ کی سہولت کی خاطر مشکل الفاظ کے معانی، خود جانچنے کا سوال اور اس کا جواب بھی دیا گیا ہے تاکہ طلبہ اس سے استفادہ کر سکیں۔

7.6 خود جانچنے کا سوال اور جواب

7.2.1 مشرقی تنقید کی تعریف کرتے ہوئے اس کی نمائندہ خصوصیتوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے؟

جواب : مشرقی تنقید سے مراد ادبیات میں مروجہ تنقید ہے جو مشرق سے تعلق رکھتی ہے۔ خاص طور پر جب ہم اردو ادب کے پس منظر میں گفتگو کرتے ہیں تو اردو کے ساتھ ساتھ فارسی اور عربی کے ان تنقیدی اصولوں کو بھی ذہن میں رکھتے ہیں جن کو اردو نے اپنا لیا ہے۔ اور جن کا تسلط ایک زمانے تک اردو نقد و نظر کے پیانوں پر رہا ہے۔ یہ طرز تنقید بعد کو اردو میں در آنے والی تنقیدی روش سے مختلف تھا۔ اردو میں دستیاب مشرقی تنقید عربی اور فارسی کے مفکرین اور اہل قلم کی رہین منت ہے۔ یہ بیشتر شاعری کی ماہیت، اچھی اور خوب صورت شاعری کی تعریف، شاعری کے محاسن، فن شعر کے وجود میں آنے کے مراحل اور شاعری کے معیار سے متعلق باتوں پر مشتمل ہے۔ ان کی نظر شاعری کے فن اور لباس پر ہے۔

مشرقی تنقید میں شاعری کی تاثیر اور ہئیت کی دل پذیری کو اہمیت حاصل ہے۔ مشرقی تنقید شعر کو ہئیت کے اعتبار سے تراشیدہ اور بول چال کی زبان سے قریب تر دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے سہل ممتنع کی اصطلاح وضع کی گئی اور اس کی تعریف یہ کی گئی کہ دیکھنے میں کلام بظاہر آسان اور سادہ لگے، مگر اس سادگی میں شاعر کو تراش و خراش کی منزلوں سے گزرنا پڑا ہو، سننے والا سوچے کہ ایسا میں بھی کہہ سکتا ہوں، مگر جب وہ خود کوشش کرے تو عجز بیاں کا احساس ہو۔

مشرقی تنقید میں شاعری کی تاثیر کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور شاعری کو ساحری قرار دیا گیا ہے۔ مشرقی تنقید میں لفظوں کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اشعار کے لیے الفاظ کے استعمال میں سند کی جستجو کی جاتی ہے۔ کوئی بھی لفظ روزمرہ اور محاورے کے خلاف نہ ہو اور اس طرح استعمال نہ ہو جو قدما کی روش کے خلاف قرار پائے۔ مشرقی تنقید میں عربی اور فارسی، علاحدہ اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں۔ عربی کے اثر سے حقیقت پسندی ایک طرف دکھائی دیتی ہے تو فارسی کے زیر اثر بات کو خوبصورت انداز سے رمز و ایما کے ساتھ کہنے کی کوشش ملتی ہے۔ مشرقی تنقید میں اظہار کے مختلف وسائل کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ علم بیان کے نکتوں، صنائع و بدائع کی تفصیلات، علم و عروض کی جزئیات، تشبیہات و استعارات، رمز و کنایہ اور مجاز مرسل وغیرہ پر لمبی لمبی بحثیں اور مبسوط کتابیں ملتی ہیں۔ مشرقی تنقید میں شاعری کے سوا اصناف نثر کی بحث نہیں ملتی۔ مشرقی تنقید موضوعات سخن اور مواد سخن پر بھی زیادہ روشنی نہیں ڈالتی۔ اس کے نزدیک مواد سے زیادہ فن اور اسلوب کی اہمیت ہے۔ مواد کے متعلق زیادہ سے زیادہ "پامال" اور "تازہ" جیسی اصطلاحیں ملتی ہیں۔ بہر حال مشرقی تنقید میں فرسودہ مضامین کو مستحسن نہیں سمجھا جاتا اور جدت اور تازہ خیالی کی ستائش ملتی ہے۔ مگر روش عام سے زیادہ انحراف کو "غرابت" اور "دور از کار" جیسی اصطلاحوں کے ذریعے ناپسندیدگی کے زمرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ فن سے غفلت جو ادیبوں اور شاعروں کی ذہنی نارسائی اور کوتاہی کا نتیجہ ہے، اسی مشرقی تنقید سے استفادے کی بدولت دور کی جاسکتی ہے۔ آج بھی مشرقی تنقید اپنے بعض اصولوں کی وجہ سے قابل قدر ہے اگرچہ اس کا سارا سرمایہ قابل تقلید نہیں ہے۔

7.7 اس اکائی کے اہم سوالات

ذیل کے سوال کا جواب ۱۵ سطروں میں لکھیے۔

1- کیا تنقید کو مشرق و مغرب کے چوکھٹے میں بند کیا جاسکتا ہے؟

ذیل کے سوال کا جواب ۳۰ سطروں میں لکھیے۔

1- مشرقی تنقید سے مفصل بحث کیجیے؟

7.8 فرہنگ

الفاظ	:	معانی
اذہان	:	ذہن کی جمع
تلازمے	:	مضمون کی رعایت سے ایسے الفاظ کا استعمال جو مضمون سے خاص مناسبت رکھتے ہوں۔
مجاز مرسل	:	کسی لفظ سے حقیقی معنی کی بجائے کوئی اور معنی مراد لئے جائیں اور دونوں معنی میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو۔
رمز	:	اشارہ۔ کنایہ
کنایہ	:	رمز۔ اشارہ
سیاق وسباق	:	علم حساب کی مہارت، حساب، گنتی، حساب کے قاعدے، سلسلہ احکام، ربط مضمون
صنائع وبدائع	:	وہ عجیب وغریب نکات اور باریکیاں جو نظم میں ظاہر کی جائیں۔
علم عروض	:	جزوی کی جمع۔ فروعات۔ افراد۔ حصے۔ چھوٹے چھوٹے امور
نزاع	:	فساد۔ جھگڑا۔ (نزاع لفظی = زبانی بحث وتکرار)

7.9 سفارش کردہ کتابیں

1- تفہیم البلاغت — پروفیسر وہاب اشرفی
2- اردو تنقید پر ایک نظر — پروفیسر کلیم الدین احمد
3- جدید اردو تنقید اصول ونظریات — ڈاکٹر شارب ردولوی
4- اردو تنقید کا ارتقا — ڈاکٹر عبادت بریلوی